إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا

بمصداق آیتِ مذکورۃ الصدر کید شیطانی کا ضعیف ہونا ظاہر ہے اور بہت کے
نازک وقت میں شیطان کے تسلط سے شبہ ہوتا ہے اور الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ

کید الشیطان

عــــــــــــــــــــــــن

موت الانسان

مصنفہ مولانا محمد شفیع صاحب مفتی سابق دار العلوم دیوبند

جس میں احادیث و آثار سے بوقتِ موت حضورِ شیطان کے واقعات اور اسکی مدافعت کیلئے فرشتوں
کا آنا اور اسکے شر سے محفوظ رہنے کیلئے حدیث کی تعلیم فرمودہ تدبیریں درج ہیں مع رسالہ نافعہ

النعیم المقیم

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

جسمیں ایک بزرگ کا بوقتِ وفات شیطان سے مناظرہ مع اشعار عبرت درج ہے

یہ دونوں رسالے موجب تسکین خاطر اہلِ اسلام ہیں

جنکو

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

اپنے کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ولا سیما علیٰ سید نا المجتبیٰ ومن بھدا یہ اھتدیٰ

اما بعد: بعض بزرگان سلف کے واقعات اور بعض روایات میں موت کے وقت شیطان کے سامنے آنے اور انسان کو اس وقت میں گمراہ کرنے کی کوشش کے حالات پڑھ کر عرصہ ہوا خیال آیا تھا کہ ایک رسالہ میں ان روایات کو جمع کیا جاوے اور اس دشمن جان وایمان کے مکر سے بچنے کیلئے جو تدبیریں منقول ہیں لکھی جاویں۔ مگر پھر مشاغل و ذواہل نے فرصت نہ دی اور یہ ارادہ بھی اپنے بہت سے ارادوں کی طرح خیال کی حد سے آگے نہ بڑھا۔ اتفاقاً ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ میں میرے عم محترم مولانا محمد نعیم صاحب دیوبندی کی وفات ہوئی اور نزع کے قریب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک احقر کے سامنے شیطان سے اُن کا مناظرہ ہوتا رہا۔ یہ حیرت انگیز واقعہ آنکھوں نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ مرحوم کے غم اور اس عبرت خیز واقعہ نے پرانا خیال تازہ کر دیا۔ اسی وقت یہ چند اوراق لکھے گئے جن میں اول اصل مسئلہ کے متعلق جو کچھ میسر ہو سکا قلمبند کیا۔ اور پھر مولانا موصوف کے مختصر حالات بھی بغرض عبرت جمع کر دیئے جو اس رسالہ کے آخر میں "النعیم المقیم" کے نام سے ملحق ہیں جو مسلمان اس رسالہ سے فائدہ اٹھاویں اُن سے درخواست ہے کہ احقر ناکارہ اور مرحوم کو بھی دعا میں یاد فرمالیں۔ واللہ الموفق والمستعان

موت کے وقت شیطان کا بھکانا

حدیث میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

احضروا موتاکم ولقنوھم لا الٰہ الا اللہ وبشروھم بالجنۃ فان الحلیم من الرجال والنساء یتحیر عند ذلک المصرع وان الشیطان اقرب مایکون من ابن آدم عند ذلک المصرع الحدیث رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلۃ رضی اللہ عنہ (کنز العمال ج۸ ص۱۱۴)

جو مسلمان قریب المرگ ہوں اُن کے پاس رہو اور اُن کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ اور اُنکو جنت کی بشارت دو کیونکہ اس سخت وقت میں بڑے بڑے عقلمند مرد و عورت حیران ہوجاتے ہیں اور شیطان اس وقت انسان کے ساتھ سب اوقات سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

احضروا موتاکم وذکروھم فانھم یرون مالا ترون۔ اخرج ابن ابی الدنیا فی کتاب المختصر (کنز ج۸ ص۱۱۱)

اپنے قریب المرگ لوگوں کے پاس رہو اور ان کو اللہ کا نام یاد دلاؤ اسلئے کہ وہ ایسی چیزوں کو دیکھتے ہیں جنکو تم نہیں دیکھتے۔

نیز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد میں یہ الفاظ منقول ہیں۔

فانھم یرون ویقال لھم۔ کنز برمز ابن ابی شیبہ سعید بن منصور فی سننہ (کنز ج۸ ص۱۱۱)

اس لئے کہ وہ کچھ چیزیں دیکھتے ہیں اور ان سے کچھ باتیں کی جاتی ہیں (مراد غالباً یہ ہے کہ شیاطین اُن سے گمراہ کرنیوالی باتیں کرتے ہیں۔

اور حضرت حسن بصریؒ نقل فرماتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کو دنیا میں اُتارا تو ساتھ ہی ابلیس کو خوشی منانے لگا کہ دیکھو!) اور کہا کہ جب میں نے ماں باپ کو بہکا لیا تو انکی اولاد تو ضعیف در ضعیف ہے (اُنکا بہکانا کیا مشکل ہے) اور یہی ابلیس کا گمان تھا جسکے متعلق ارشاد خداوندی ہے

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ | بیشک ابلیس نے اُن لوگوں کے بارے میں اپنا گمان کو سچا پایا کہ وہ اسکے متبع ہو گئے مگر سچے مومنین کی جماعت (محفوظ رہی)

اس پر ابلیس نے کہا کہ میں بھی انسان سے اُس وقت تک علیحدہ نہ ہوں گا جب تک اُس میں روح کی رمق باقی ہے اس سے جھوٹے وعدے کر کے اور اُمیدیں دلا کر دھوکا دیتا رہوں گا۔ اس پر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وعزتی وجلالی لا احجب عنہ التوبۃ مالم یغرغر بالموت ولا یدعونی الا اجبتہ ولا یسالنی الا اعطیتہ ولا یستغفرنی الا غفرت لہ (رواہ ابن حاتم وتفسیر ابن کثیر سورۃ نساء ج۱ ص۲۵۷) | قسم ہے میرے عزت وجلال کی کہ میں بھی اُس سے توبہ کو بند نہ کرونگا جب تک وہ غرغرہ موت تک پہنچ جائے اور جب مجھے پکارے گا میں اسکی فریاد کو پہنچوں گا۔ جب مجھ سے سوال کریگا اُس کو دونگا جب مغفرت طلب کریگا اُس کی مغفرت کردوں گا۔

امام شعرانیؒ نے اپنی کتاب مختصر تذکرہ قرطبی میں تحریر فرمایا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ جب انسان نزع کے عالم میں ہوتا ہے تو دو شیطان اُسکے داہنے اور بائیں آ کر بیٹھتے ہیں۔ داہنی جانب والا اُسکے باپ کی شکل میں آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ بیٹا میں تجھ پر مہربان و شفیق ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر کے مرنا۔ کیونکہ وہی بہترین مذہب ہے اور بائیں جانب والا شیطان میت کی ماں کی شکل میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ بیٹا میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، دودھ پلایا، گود میں پالا ہے میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ یہود کا مذہب اختیار کر کے مرنا کیونکہ وہی بہترین مذہب ہے (ذکرہ ابو الحسن القابسی المالکی)

اور یہی مضمون تقریباً امام غزالیؒ نے اپنی کتاب الدرۃ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرۃ میں لکھا ہے جس میں یہ ہے کہ جب انسان نزع روح کی ایسی شدید تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے عقلاء وحکماء کی عقلیں اس وقت بیکار ہوتی ہیں تو انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان اپنے اعوان و انصار کو لیکر پہنچتا ہے اور سب ان لوگوں کی شکل میں آتے ہیں جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کے خیر خواہ دوست واحباب تھے اور مصلح و متقی سمجھے جاتے تھے پھر اُس سے کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے پہلے اس موت کی گھاٹی سے گذر چکے ہیں اس کے نشیب و فراز سے واقف ہیں۔ اب تیرا نمبر ہے ہم تجھے خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو یہود کا مذہب اختیار کر لے وہی خیر الادیان ہے۔

اگر میت نے اُن کی بات نہ مانی تو دوسری جماعت اسی طرح دوسرے احباب و اقربا کی شکل میں آ کر کہتی ہے کہ تو نصاریٰ کا مذہب اختیار کر لے کیونکہ یہی مذہب ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دین کو منسوخ کیا ہے اسی طرح عقائد باطلہ ہر مذہب و ملت کے اُس کے دل میں ڈالتے ہیں پس جسکی قسمت میں دین حق سے پھر جانا لکھا ہوا ہے وہ اس وقت ڈگمگا جاتا ہے اور باطل مذہب کو اختیار کر لیتا ہے۔

قرآن کریم میں یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار ہمارے قلوب کو ہدایت کے بعد باطل کی طرف مت کر اور ہمیں اپنی جانب سے رحمت عطا فرما) شاید حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اسی کے متعلق فرماتے ہیں

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

اشعار مثنوی

تا چہ اردیں حسود اندر کدو	ای خدا فریاد ما ازیں عدو	گر یکے مثل دگر در من دمد	برد خواہد از من ایں رہزن نمد
ایں حدیثش ہمچو دست الآ آکہ	رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ	من بحجت بر نیایم با بلیس	کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

اور جس شخص پر حق تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو ثابت قدم رکھتا ہے اور رحمتِ خداوندی حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ آتی ہے اور شیاطین کو دفع کرتی ہے اور اس وقت لبا اوقات میت فرط خوشی کی وجہ سے تبسم کر دیتا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اے فلانے کیا تو مجھے نہیں پہچانتا میں جبریل ہوں اور یہ سب تیرے دشمن شیاطین ہیں تو ان کی بات نہ سُن اپنے دین حنیف شریعتِ محمدیہ ابراہیمیہ پر قائم رہ۔ اُسوقت مرنے والے کیلئے کوئی چیز اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور راحت دینے والی نہیں ہوتی۔ آیت ذیل اس پر شاہد ہے:-

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ۔	جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اُنکے لئے خوشخبری ہے حیاتِ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

امام ابو جعفر قرطبی کی وفات اور شیاطین کا حضور امام ابو جعفر قرطبیؒ کا نزع شروع ہوا تھا تو حاضرینؒ نے کہا لا اِلٰہ الا اللہ پڑھئے وہ ان کے جواب میں کہتے تھے لا (نہیں) کچھ دیر کے بعد ان کو افاقہ ہوا۔ آنکھ کھولی۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ کلمۂ طیبہ کی تلقین کے جواب میں آپ لا (نہیں) کہہ رہے تھے یہ کیا ماجرا ہے آپنے جواب دیا کہ میں تمہارے جواب میں یہ کلمہ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ دو شیطان میرے سامنے کھڑے تھے ایک یہ کہہ رہا تھا کہ نصاریٰ کے مذہب پر مرنا۔ دوسرا کہتا تھا کہ یہود کے مذہب پر مرنا۔ میں اُن کے جواب میں کہتا۔ لا۔ لا (نہیں۔ نہیں)، اور کہتا تھا کہ کیا تم مجھے اسوقت یہ سبق پڑھاتے ہو حالانکہ میں نے اپنے قلم سے کتاب ترمذی و نسائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث لکھی ہے

ان الشیطان یأتی احدکم قبل موتہ فیقول لہ مت یہودیاً او نصرانیا۔	شیطان تم میں سے بعض کے پاس اُس کی موت سے پہلے آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی ہو کر مَرو نصرانی ہو کر مَرو۔

امام قرطبی نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اسی قسم کے واقعات بہت سے صالحین امت کو پیش آئے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ کی تلقین کے وقت انکار کرتے تھے دیکھنے والے سمجھتے تھے کہ کلمہ سے انکار کرتے ہیں اور وہ شیطانی کلمات پر انکار کر رہے تھے اور حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ہر مومن جب مرتا ہے تو اس کے ہمنشیں و ہم مجلس لوگ اس کے سامنے کئے جاتے ہیں اگر وہ لہو لعب والوں میں سے تھا تو اہل لہو و لعب اور اگر اہل ذکر میں سے تھا تو اہل ذکر (مختصر تذکرہ قرطبی صـ۱۲) (ف) اس لئے انسان کو چاہیئے کہ غافل اور لہو و لعب میں منہمک لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے

شیطان کے مقابلہ میں فرشتوں کی امداد اور بشارت

مثنوی اولیٰ

چوں عنایاتت شود با ما مقیم۔ کے بود بیمے ازاں دزدِ لئیم، گر ہزاراں دام باشد بر قدم، چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

مسکین اور ضعیف انسان پھر مدتوں کا بیمار، رگ رگ زخمی، ہوش و ہواس پہلے سے بجا نہیں اُس پر نزع روح اور سکرات موت کی

شدید ترین تکلیف، اس ہولناک منزل میں، دشمنوں کے لشکر کا حملہ اور وہ بھی دشمنوں کے لباس میں نہیں بلکہ ماں باپ اور احباب و اقرباء کے بھیس میں خیرخواہانہ مشورہ کے انداز میں، اس مجموعہ کا تصور کیجئے تو خیال ہوتا ہے کہ شاید ایک آدمی بھی اس منزل میں ثابت قدم نہ رہے۔ لیکن دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

گر ہزار اں دام باشد بر قدم　　چوں تو مائی نباشد ہیچ غم　　کیمیا داری کہ تبدیلش کنی　　گرچہ جوئی خوں بود نیلش کنی

جیسا یہ وقت سخت منظر ہولناک، منزل خطرناک ہے۔ ویسا ہی رحیم و کریم جل شانہ نے اس ضعیف انسان کیلئے امداد و اعانت کے سامان کافی مہیا فرمادئیے ہیں ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۔ (سورہ فصلت پارہ ۲۴)

جن لوگوں نے اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر مستقیم رہے (یعنی اسکو چھوڑا نہیں) ان پر فرشتے اُتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو نہ غم کرو اور تم جنت پر خوش رہو جسکا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے لئے اس میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے، نیز تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے۔ بطور مہمانی ہوگا غفور رحیم کی طرف سے

اس آیت شریفہ میں دو لفظ خاص طور سے قابل غور ہیں جن میں تفسیریں مختلف وارد ہوئیں۔ اوّل استقامت۔ دوم تنزل ملائکہ۔

استقامت کی مختلف تفسیریں حضرات صحابہ و تابعین سے منقول ہیں لیکن درحقیقت وہ مختلف نہیں بلکہ استقامت کے درجات مختلف کے اعتبار سے مختلف عنوانات اختیار کئے گئے ہیں۔ اور مختار تفسیر جو سب تفاسیر کو شامل ہے وہ حضرت صدیق اکبرؓ کی ہے کہ مراد ایمان و توحید پر استقامت ہے یعنی اُس پر قائم رہیں۔ شرک کفر میں مبتلا نہ ہوں۔ کذا قال ابن کثیر صلہ ج ۲۳۶ ۔ ومثلہ فی الروح)

تنزل ملائکہ کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے فرمایا ہے کہ موت کے وقت انسان کی امداد کو اُتریں گے اور بعض نے اس کا محل قبر کو اور بعض نے میدان قیامت کو قرار دیا ہے مگر امام ابن کثیرؒ حضرت زید بن اسلمؓ سے یہ تفسیر نقل کرتے ہیں۔

یبشرونہ عند موتہ وفی قبرہ وحین یبعث رواہ ابن ابی حاتم وھذا القول یجمع الاقوال کلھا وھو حسن جداً وھو الواقع (تفسیر ابن کثیر ص ج ۲۳۷)

فرشتے اُسکو بشارت دیں گے بوقت موت اور قبر میں اور جسوقت کہ وہ قیامت میں اُٹھیگا۔ اس روایت کو ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے اور یہ تفسیر تمام تفسیر کو جامع ہے اور یہی بہتر ہے اور ایسا ہی ہوگا۔

الغرض آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ آخر وقت تک اسلام و ایمان پر قائم رہے اُن کی موت کے وقت فرشتے اُن پر اُتریں گے اور خوشخبری دیں گے۔ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ یہ فرشتے مرنیوالے کی ہر چیز میں امداد کریں گے جس قسم کا کوئی فکر دینی یا اُخروی اُس وقت درپیش ہوگا فرشتے اُس میں مدد کریں گے اور دل سے فکر ہٹادیں گے اور ہر قسم کے اندیشہ و رنج سے اُسکو نجات دلادیں گے (روح ج ۱۲۴ صلہ)

آیت مذکورہ میں مسلمانوں کے دو چیزوں سے مامون ہونیکا ارشاد ہے ایک خوف۔ دوسرے غم۔ خوف تو ان چیزوں کے متعلق ہوتا ہے جو آئندہ اس راستے میں درپیش ہیں یعنی قبر اور حشر و نشر وغیرہ اور حزن و غم اُن چیزوں کے متعلق ہے جو اپنے پیچھے چھوڑ رہا ہو یعنی اہل و عیال وغیرہ۔ اور فرشتوں کی اس بشارت کا حاصل یہ ہوگا کہ تم آئندہ خطرات سے نہ ڈرو کیونکہ ہم تمہارے ساتھ ہیں مدد کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں اور دنیا میں جو کچھ اہل و عیال اور متعلقین چھوڑے ہیں اُن کا فکر نہ کرو کیونکہ ہم اُنکی نگرانی کرینگے (کذا فی تفسیر ابن کثیر ص ج ۲۳۶)

اور بحوالہ تذکرہ قرطبی گذر چکا ہے کہ جبریل علیہ السلام اور دوسرے فرشتے شیاطین کو اس کے سامنے سے دفع کریں گے اور اس کو دین حق پر قائم رہنے کی تاکید کریں گے اور حضرت میمونہ بنت سعدؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا غسل کی حاجت والا آدمی بغیر غسل کے سوار ہے تو کوئی حرج ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما احب ان یرقد حتی یتوضأ فانی اخاف ان یتوفی فلا یحضرہ جبریل اخرجہ الطبرانی فی الکبیر کذا فی الحاوی للسیوطی صہ ۳۵۲

مجھے پسند نہیں کہ وہ بلا وضو کئے سو جاوے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں سوتے ہوئے اسکی موت آجاوے تو اس کے پاس جبریلؑ نہ آوینگے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام مرنے والے کے پاس تشریف لاتے ہیں مگر جنابت کی حالت میں مرجاوے تو اس کے جنازہ پر نہیں آتے۔ الغرض اس سخت مصیبت کے وقت حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ مؤمنین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور فرشتے اسکی اعانت و تثبیت کیلئے بھیجدیئے جاتے ہیں وہی شیاطین کو دفع کرتے ہیں اور اسکو ہر اندیشہ و غم سے بے فکر کرتے ہیں اور انہیں کی امداد و اعانت سے مسلمان اسقدر قوی ہو جاتا ہے کہ کید شیطانی اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ اس نازک وقت میں بھی شیطان کے ایسے دقیق مکر پر مطلع ہو جاتے ہیں جس سے اچھے اچھے عقلاء دھوکا کھا جاویں۔

حضرت امام احمد بن حنبل کا واقعۂ وفات امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبل کی وفات کا وقت آیا۔ میں آپ کا جبڑا باندھنے کیلئے ہاتھ میں کپڑا لئے ہوئے تھا آپ کا یہ حال تھا کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے اور پھر ہوش میں آجاتے تھے اور فرماتے تھے لَا بَعْدُ لَا بَعْدُ۔ جب کئی مرتبہ یہ قصہ دیکھا تو میں نے دریافت کیا کہ ابا جان آپ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ فرمایا کہ شیطان میرے سامنے کھڑا ہوا ہے اور دانتوں میں انگلیاں دیتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ افسوس احمد تم ہمارے ہاتھ سے چھوٹ گئے میں اس کے جواب میں کہتا ہوں لَا بَعْدُ یعنی ابھی نہیں چھوٹا جب تک موت نہ آجاوے کیونکہ جب سانس باقی ہے میں تیرے مکر سے غافل و بے پرواہ نہیں) شیطان کی غرض یہی تھی کہ اس وقت انکو ...... بے خوف کر کے پھر کوئی حملہ کرے۔ حضرت امام نے اس کے مکر کو سمجھ لیا اور یہ جواب دیا۔ سبحان اللہ اسی طرح بہت سے صلحاء امت کو اس قسم کے وقائع پیش آتے ہیں کہ بوقت نزع شیطان کے مکالمات کا جواب دیا امام فخر الدین رازیؒ کا مناظرہ شیطان سے بوقت موت مشہور ہے اسوقت کید شیطان کا شکار وہی شخص ہوتا ہے جس کے ایمان میں نقصان ہو۔

موت کے وقت کید شیطان میں مبتلا ہونے کے اسباب

مذکورہ آیات اور روایات حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ دشمن جان و ایمان شیطان لعین نزع کے نازک وقت میں انسان کے ایمان پر چھاپہ مارتا ہے اور اس کے مکر و کید سے حفاظت انسان خود نہیں کر سکتا۔ بجز اس کے حق تعالیٰ کی رحمت کاملہ متوجہ ہو اور فرشتوں کی جماعت ان کو دفع کرے۔ اور یہ بھی آیاتِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ یہ رحمت اور فرشتوں کی اعانت انھیں لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونیکا اقرار کریں اور پھر اس پر مستقیم رہیں اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان ہی نہ لائیں اور رب ہونے کا اقرار ہی نہ کریں وہ پہلے سے ہی مکائد شیطان کے شکار تھے۔ اس وقت بھی رہیں گے اور رحمتِ خداوندی اور بشارت

و امداد ملائکہ سے محروم، بلکہ وعید و عذاب کی صورتوں سے ہم آغوش ہوں گے۔

اسی طرح جو لوگ ایمان لے آئے ہیں مگر اُس پر مستقیم نہ رہے وہ بھی اس رحمت اور امداد ملائکہ سے محروم ہوں گے غیر مستقیم نہ رہنے کے چند درجات ہیں۔ ایک تو یہ کہ معاذ اللہ ایمان ہی کھو بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ ایسے معاصی اور گناہوں میں منہمک اور ان پر مصر رہے جس سے یہ خوف ہو کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں جو روح ہے ایمان و استقامت کی۔ ایسے لوگ بھی اس وقت اکثر کید شیطانی کے شکار ہو جاتے ہیں۔ امام شعرانی نے مختصر تذکرہ میں اس قسم کے بہت سے واقعات لکھے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

ایک دلال کا واقعہ ہے جو ہمیشہ اور ہر وقت اپنے تجارتی کاروبار میں ایسا مشغول رہتا تھا کہ نماز و عبادت کا دھیان ہی کبھی نہ آتا تھا۔ مرنے کے وقت اس سے کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو مگر اس کی زبان پر تجارتی حساب اور انگلیوں پر اسی کا شمار تھا کلمہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوئی اسی میں گذر گیا۔ اسی طرح ایک شخص منہمک فی الدنیا جو دین و عبادت سے غافل رہتا تھا مرنے کے وقت لوگ اسکو کلمہ کی تلقین کرتے تھے وہ کہتا تھا کہ تم نے میری گدھی کو گھاس بھی کھلا دیا ہے اسی طرح ایک بازاری آدمی کو نزع کے وقت لوگ کلمۂ طیبہ پڑھانا چاہتے تھے مگر وہ حساب کی ضرب و تقسیم میں لگا ہوا تھا اسی میں رخصت ہوا۔ اسی طرح ایک تاجر جو اپنے نزدیک پورا تولنے کا عادی تھا مگر تولنے کے وقت ترازو کے پلّہ کو صاف نہیں کرتا تھا اور گرد و غبار کی وجہ سے وزن میں کمی ہو جاتی تھی مرنے کے وقت لوگوں نے اس سے کہا لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ اس نے کہا کہ میں ہوش میں ہوں اور ہر بات زبان سے ادا کر سکتا ہوں لیکن جب کلمۂ طیبہ پڑھنا چاہتا ہوں تو زبان نہیں اٹھتی کیونکہ میری زبان پر ترازو کا کانٹا رکھا ہوا ہے اسلئے کہ میں تولنے کے وقت ترازو کے پلّوں کو صاف نہیں کرتا تھا دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بلا سے نجات دے۔ ف:۔ غالباً یہ شخص جان بوجھکر ترازو کے ملوث اور بوجھل ہونے پر خوش ہوتا ہوگا ورنہ احتیاط کے باوجود کبھی غفلت ہو جانیکا یہ وبال نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص کو مرتے کے وقت لوگوں نے کلمہ کی تلقین کی تو اس نے کہا کہ مجھے اس پر قدرت نہیں کیونکہ میں زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتا تھا۔ اسی طرح ایک شخص کو بوقتِ نزع تلقین کی گئی تو کہا کہ مجھے یہ کلمہ پڑھنے کی قدرت نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ غور کرو کس گناہ کے وبال میں یہ صورت ہوئی تو کہا کہ میں اپنی عمر میں ایک مرتبہ زنا میں مبتلا ہو گیا تھا۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات بعض معاصی اس کا سبب بن جاتے ہیں کہ کلمۂ طیبہ کی توفیق نہیں ہوتی اور انسان مکائدِ شیطانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ صورت بظاہر اُسی میں ہے کہ آدمی بے فکری کے ساتھ گناہ پر اصرار کرتا رہے توبہ نہ کرے خدا سے نہ ڈرے ورنہ ایسا کون ہے جو کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوا ہو۔ امام شعرانی مختصر تذکرہ میں اسکی تصریح فرماتے ہیں جو خاتمہ رسالہ میں مذکور ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو اوپر گذری ہے کہ جبریل علیہ السلام اُس شخص کے جنازہ پر نہیں آتے جو حالتِ جنابت میں بغیر وضو کئے ہوئے سو جاوے اور اُسی میں اُس کی موت آجاوے کیونکہ جس مکان میں غسل کی حاجت والا آدمی ہوتا ہے اُس میں فرشتے نہیں آتے البتہ اگر وضو کرلے (یا وضو پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرلے) تو فرشتوں کی نفرت زائل ہو جاتی ہے۔

حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ جن چیزوں سے فرشتوں کو نفرت ہے اور حدیث میں مذکور ہے کہ جس جگہ یہ چیزیں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں جاتے اگر ایسی چیزیں میت کے پاس ہوں تو فرشتوں کی امداد سے محروم رہیگا اور ایسی حالت میں کید شیطانی کا شکار ہو جانا کچھ بعید نہیں

امداد ملائکہ سے محروم، بلکہ وعید وعذاب کی صورتوں سے ہم آغوش ہوں گے۔

اسی طرح جو لوگ ایمان لے آئے ہیں مگر اس پر مستقیم نہ رہے وہ بھی اس رحمت اور امداد ملائکہ سے محروم ہوں گے غیر مستقیم نہ بننے کے چند درجات ہیں۔ ایک تو یہ کہ معاذ اللہ ایمان ہی کھو بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ ایسے معاصی اور گناہوں میں منہمک ہو اور ان پر مصر رہے جس سے یہ خوف ہو کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں جو روح ہے ایمان و استقامت کی۔ ایسے لوگ بھی اس وقت اکثر کید شیطانی کے شکار ہو جاتے ہیں۔ امام شعرانی نے مختصر تذکرہ میں اس قسم کے بہت سے واقعات لکھے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

ایک دلال کا واقعہ ہے جو ہمیشہ اور ہر وقت اپنے تجارتی کاروبار میں ایسا مشغول رہتا تھا کہ نماز وعبادت کا دھیان ہی کبھی نہ آتا تھا مرنے کے وقت اس سے کہا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو مگر اس کی زبان پر تجارتی حساب اور انگلیوں پر اسی کا شمار تھا کلمہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوئی اسی میں گذر گیا۔ اسی طرح ایک شخص منہمک فی الدنیا جو دین وعبادت سے غافل رہتا تھا مرنے کے وقت لوگ اسکو کلمہ کی تلقین کرتے تھے وہ کہتا تھا کہ تم نے میری گدھی کو گھاس بھی کھلا دیا ہے اسی طرح ایک بازاری آدمی کو نزع کے وقت لوگ کلمہ طیبہ پڑھانا چاہتے تھے مگر وہ حساب کی ضرب وتقسیم میں لگا ہوا تھا اسی میں رخصت ہوا۔ اسی طرح ایک تاجر جو اپنے نزدیک پورا تولنے کا عادی تھا مگر تولنے کے وقت ترازو کے پلّہ کو صاف نہیں کرتا تھا اور گرد وغبار کی وجہ سے وزن میں کمی ہو جاتی تھی مرنیکے وقت لوگوں نے اس سے کہا لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ اسنے کہا کہ میں ہوش میں ہوں اور ہر بات زبان سے ادا کر سکتا ہوں لیکن جب کلمہ طیبہ پڑھنا چاہتا ہوں تو زبان نہیں اُٹھتی کیونکہ میری زبان پر ترازو کا کانٹا رکھا ہوا ہے اسلئے کہ میں تولنے کے وقت ترازو کے پلّوں کو صاف نہیں کرتا تھا دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بلا سے نجات دے۔ ف:- غالباً یہ شخص جان بوجھکر ترازو کے ملوث اور بوجھل ہونے پر خوش ہوتا ہوگا ورنہ احتیاط کے باوجود کبھی غفلت ہو جانیکا یہ وبال نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص کو مرتے کے وقت لوگوں نے کلمہ کی تلقین کی تو اس نے کہا کہ مجھے اس پر قدرت نہیں کیونکہ میں زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتا تھا۔ اسی طرح ایک شخص کو بوقتِ نزع تلقین کی گئی تو کہا کہ مجھے یہ کلمہ پڑھنے کی قدرت نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ غور کرو کس گناہ کے وبال میں یہ صورت ہوئی تو کہا کہ میں اپنی عمر میں ایک مرتبہ زنا میں مبتلا ہو گیا تھا۔

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات بعض معاصی اس کا سبب بن جاتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کی توفیق نہیں ہوتی اور انسان مکائدِ شیطانی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ صورت بظاہر اسی میں ہے کہ آدمی بے فکری کے ساتھ گناہ پر اصرار کرتا رہے توبہ نہ کرے خدا سے نہ ڈرے ورنہ ایسا کون ہے جو کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوا ہو۔ امام شعرانی مختصر تذکرہ میں اسکی تصریح فرماتے ہیں جو خاتمہ رسالہ میں مذکور ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو اوپر گذری ہے کہ جبریل علیہ السلام اُس شخص کے جنازہ پر نہیں آتے جو حالتِ جنابت میں بغیر وضو کئے ہوئے سو جاوے اور اُسی میں اُس کی موت آجاوے کیونکہ جس مکان میں غسل کی حاجت والا آدمی ہوتا ہے اُس میں فرشتے نہیں آتے البتہ اگر وضو کرلے (یا وضو پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرلے) تو فرشتوں کی نفرت زائل ہو جاتی ہے۔

حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ جن چیزوں سے فرشتوں کو نفرت ہے اور حدیث میں مذکور ہے کہ جس جگہ یہ چیزیں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں جاتے اگر ایسی چیزیں میت کے پاس ہوں تو فرشتونکی امداد سے محروم رہیگا اور ایسی حالت میں کید شیطانی کا شکار ہو جانا کچھ بعید نہیں

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

اور وہ چیزیں جن کے ہوتے ہوئے رحمت کے فرشتے نہیں آتے چند اشیا ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں:

کتا، جاندار کی تصویر، بجنے والا زیور، غسل کی حاجت والا آدمی خواہ مرد ہو یا عورت اور اجنبی ہو یا حیض و نفاس والی عورت اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جس گھر میں عورت ننگے سر بیٹھی ہو وہاں بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے، ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جس گھر میں پیشاب جمع کیا ہوا رکھا ہو وہاں بھی رحمت کے فرشتے نہیں جاتے یہ سب روایات "شفاء الاسقام فیما تنفر عنہ الملائکۃ الکرام" میں مستند کتب حدیث کے حوالہ کے ساتھ مذکور ہیں۔

ضروری تنبیہ۔ افسوس ہے کہ آجکل مسلمانوں میں کتے پالنے اور تصویر رکھنے کا رواج اسقدر ہوگیا ہے کہ کبھی بھول کر خیال نہیں آتا کہ اس لعنت کی وجہ سے ہم ملائکۃ اللہ کی معیت سے محروم ہیں جن کی امداد و اعانت کا انسان ہر وقت محتاج ہے اور بالخصوص مرنیکے وقت

موت کیوقت کید شیطانی سے محفوظ رہنے کی تدبیریں

کید شیطانی سے محفوظ رہنے کیلئے رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور آیاتِ قرآنیہ سے چند تدبیریں معلوم ہوئی ہیں۔
سب سے بڑی تدبیر تو ایمان کی پختگی ہے جو آیاتِ مذکور میں ثابت ہوتا ہے۔ دوسری تدبیر استقامت ہے اور چونکہ استقامت کے بہت سے درجات ہیں تو جسقدر استقامت کا درجہ بڑھا ہوا ہوگا اُسی قدر مکائد شیطانی سے حفاظت زیادہ ہوگی۔
ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ایمان پر آخر وقت تک مستقیم رہے اس سے بھی رحمتِ الٰہی اور فرشتوں کی امداد کی توقع ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ کسی گناہ کے وبال کی وجہ سے محروم ہو جاوے۔ اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تمام گناہوں سے بچے، تقویٰ اختیار کرے اور متوسط یہ ہے کہ اگر غفلت سے گناہ میں مبتلا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ کے عذاب کا خیال کرے اور فوراً توبہ کرے۔
تیسری تدبیر یہ ہے۔ کہ جنابت کی حالت میں بغیر وضو کئے ہوئے تھوڑی دیر بھی نہ رہے بالخصوص سونے کے وقت۔
چوتھی تدبیر یہ ہے کہ اپنے نفس اور لباس اور مکان کو ایسی چیزوں سے پاک رکھے جو ملائکہ رحمت کے داخل ہونیسے مانع ہیں مثلاً تصویر۔ کتا۔ غسل کی حاجت والا آدمی، بجنے والا زیور۔ وغیرہ (کذا فی مشارق الانوار للحمزاوی صنا)
پانچویں تدبیر یہ ہے کہ اطاعت والدین کی عادت ڈالے۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارے یہاں ایک لڑکا ہے جو حالتِ نزع میں ہے اُسکو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کیلئے کہا جاتا ہے اور اُسکو اس پر قدرت نہیں ہوتی۔ آپنے فرمایا کہ کیا وہ پہلے سے اس کلمے کے پڑھنے کا عادی نہ تھا۔ عرض کیا گیا کہ برابر پڑھتا تھا آپنے فرمایا کہ پھر اس وقت نہ پڑھنے کا کیا سبب ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خود اُٹھ کر وہاں تشریف لیگئے اور اسکو کلمہ کی تلقین کی۔ اُس نے کہا کہ مجھے اس کے پڑھنے پر قدرت نہیں۔ آپنے فرمایا یہ کیوں؟ لڑکے نے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کی نافرمانی کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی والدہ سے اُس کی خطا معاف کرائی تو زبان کھل گئی اور کلمۂ طیبہ پڑھ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ کذا فی شفاء الصدور للسیوطی مشارق للحمزاوی)

چھٹی تدبیر وہ ہے جو عین وقت پر کی جاتی ہے اور وہ دوسروں کے کرنے کی ہے وہ یہ کہ نزع کے وقت اس کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کریں۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ یوں نہ کہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہو۔ کیونکہ یہ نازک وقت ہے۔ مریض اپنی تکلیف میں مبتلا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تکلیف کی وجہ سے یہ کہہ بیٹھے کہ میں نہیں کہتا۔ بلکہ اس کے پاس بیٹھ کر خود پڑھنا شروع کر دیں (ھو المستفاد من حدیث ابو ہریرہؓ فی کنز العمال ج ۸)

اور ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ جب تم مرنے والے کے پاس بیٹھو تو اس پر کلمہ پڑھنے کیلئے اصرار نہ کرو کیونکہ وہ کبھی زبان سے کہہ لیتا ہے اور کبھی ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے، کبھی آنکھ سے، کبھی قلب سے (اور اتنا بھی کافی ہے) (کذا فی الکنز عن الدیلمی ج ۸ ص ۹)

اور شیخ عبد الباقیؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی زبان بند ہو جاوے یا مرض سے بیہوش ہو جاوے اور کلمہ نہ پڑھ سکے تو اس پر اس کی پہلی حالت کا حکم کیا جاوے گا اگر پہلے کلمہ پڑھنے والا تھا تو اب بھی کلمہ پڑھنے کا حکم ہوگا (مشارق ص ۱۳)

مسئلہ: جب مریض ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو پھر دوبارہ تلقین کرنے اور کہلانے کی ضرورت نہیں البتہ اگر اس کے بعد وہ کسی دنیوی کلام میں لگ جاوے تو پھر تلقین کی جاوے۔ بعض روایات حدیث میں ہے کہ کلمۂ طیبہ کی تلقین کے ساتھ یہ بھی کہا جاوے۔

الثبات الثبات وَلا قوۃ الا باللہ | یعنی ثابت قدم رہو اور قوت اللہ کی طرف سے ہے

ساتویں جو کید شیطانی سے حفاظت اور سکراتِ موت میں سہولت کا سبب ہے، یہ ہے کہ مرنیوالے کے پاس کچھ قرآن شریف پڑھا جاوے۔ بالخصوص سورۂ یٰسین۔

حدیث میں ہے کہ جب کسی میت کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کر دیتے ہیں (اخرجہ ابن ابی الدنیا والدیلمی عن ابی الدرداء رض) اور دوسری حدیث میں حضرت معقل بن یسارؓ سے مروی ہے کہ مرنے کے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو (اخرجہ النسائی وابو داؤد وغیرہم۔ از مشارق الانوار للحمزاوی ص ۱)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ مرنے والے کے پاس سورۂ رعد پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے کیونکہ اس کا پڑھنا میت کی تکلیف کو کم کر دیتا ہے اور قبض روح کو آسان کر دیتا ہے۔

خاتمہ

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مختصر تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ خاتمہ اسی شخص کا خراب ہوتا ہے جو پہلے سے باطن میں گناہوں پر مصر ہو۔ اور کبیرہ گناہوں کی پرواہ نہ کرتا ہو جو پہلے سے نیک ہو اس کا خاتمہ خراب نہیں ہوتا دیکھا۔

اما من کان علی قدم الاستقامۃ فی الظاھر ولم یصر علی المعصیۃ فی الباطن | لیکن جو شخص اپنے ظاہر میں استقامت کے طریق پر ہوا اور باطن میں گناہ پر اصرار نہ کرے تو ہم نے کبھی نہیں سنا

فما سمعنا ولا علمنا ان مثل ھٰذا یختم له بسوء ابدًا و للہ الحمد. بخلاف من غلب علیه حب المعاصی والوقوع فیھا من غیر توبة فربما نزل علیه الموت قبل التوبة فیصدمه الشیطان عند تلك الصدمة فیظھر شقاءہ للناس۔

اور نہ ہمارے علم میں آیا کہ ایسے شخص کا خاتمہ بُرا ہوا ہو۔ (والحمد للہ) البتہ جس شخص پر گناہوں کی محبت اور ان میں مبتلا ہونا غالب ہو۔ اور توبہ کا اہتمام نہ ہو تو ایسے شخص پر بعض اوقات توبہ سے پہلے موت آجاتی ہے اور شیطان کے مقابلہ سے عاجز ہوجاتا ہے تو لوگوں پر اُس کی شقاوت ظاہر ہوجاتی ہے۔

الغرض جس شخص کو لوگ دیکھتے ہیں کہ (معاذ اللہ) اُس کا خاتمہ خراب ہوا۔ وہ کوئی وقتی چیز نہیں ہوتی کہ اُسی مرض کی حالت میں بگڑ گیا بلکہ وہ اپنے اعمال واخلاق کی خرابی ہوتی ہے جس کا ظہور اس وقت ہوجاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس وقت اس کی حالت خراب ہوگئی۔

فائدۂ مہمّہ

احادیث کثیرہ شاہد ہیں کہ غرغرۂ موت کے وقت کا نہ ایمان معتبر ہے نہ کفر۔ تو اب اشکال یہ ہے کہ اس وقت شیطان کا آنا اور بہکانا بے سود ہے۔ اگر خدانخواستہ مسلمان اس وقت کوئی کلمۂ کفر کہہ بھی دے تو اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پھر اُس کی فکر کرنے اور اس وقت کید شیطانی سے ڈرنے کے کیا معنٰی ہیں۔

جواب یہ ہے کہ مرفوع القلم ہونے کا وہ وقت ہے جب روح حلقوم کے اندر پہنچ جائے اس سے پہلے پہلے ایمان وکفر معتبر ہے اور شیطانِ لعین ایسے وقت دھوکا دینا چاہتا ہے جب کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ابھی اس کو اختیار باقی ہے اور یہ عالم تکلیف ہے اس کا کفر وایمان معتبر ہے یہ دوسری بات ہے کہ اُسے خود دھوکا ہوجاوے اور غرغرۂ موت کے وقت کو نہ سمجھے (ہذا ہو المستفاد من کلام الشعرانی فی مختصر التذکرہ والخمراوی فی مشارق الانوار) واللہ تعالیٰ اعلم

البتہ چونکہ پاس والوں کو یہ امتیاز دشوار ہے کہ یہ کلمات جو کہہ رہا ہے غرغرۂ موت میں کہتا ہے یا اس سے پہلے اسلئے اگر خدانخواستہ نزع کے وقت میں کسی مسلمان کی زبان پر کلماتِ باطلہ آجاویں تو اُس پر حکم کفر نہ کیا جاویگا۔ واللہ اعلم وبہ نستعین

اللھم انا نعوذ بك من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا ونسالك بوجھك الکریم وجاہ رسولك الرحیم ان تنجینا وجمیع المسلمین والمسلمات من سوء الخواتیم وان ترزقنا حسن العواقب وان تتوفانا مع الابرار وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه ونور عرشه محمد وآله وصحبه اجمعین۔

کتبہ العبد الضعیف محمد شفیع الدیوبندی عفا اللہ عنہ۔ ۲۱ صفر ۱۳۵۷ھ

محمد شہزاد کیرانوی دین اکی باتیں 8755602256

النَّعِیمُ المُقِیمُ

ایک مسافر آخرت کے عجیب وغریب حالات

دم واپسیں میں دوست دشمن کا مقابلہ

مولانا محمد نعیم صاحب دیوبندی مدرس مدرسہ امدادیہ مرادآباد کی قابل رشک وفات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہید عشق جی جاتے ہیں جی سے کیا گذرتے ہیں — خدایہ موت دے سب کو ہم اس مرنے پہ مرتے ہیں

ایک عارف ربانی کا مقولہ ہے کہ بہت سے زندہ آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ذکر سے دلوں میں قساوت اور ظلمت پیدا ہوتی ہے اور بہت سے مُردے ایسے ہیں کہ اُن کے ذکر سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ اس وقت جس مسافر آخرت کا ذکر لکھا جاتا ہے بلاشبہ یہ بھی اُنہیں مُردوں میں داخل ہیں۔ یہ بزرگ ولی اللہ نہ علماء کے طبقہ میں شہرت رکھتے تھے، نہ صوفیا میں شمار ہوتے تھے اس لئے اُن کا نشان بتلانے کے لئے بھی تھوڑی سی تفصیل کی ضرورت ہے:۔

خلیفہ بشیر احمد صاحب دیوبندی جو حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی مخصوص مریدین ومتوسلین میں سے تھے۔ مولانا محمد نعیم صاحب ان کے فرزند ارجمند ہیں۔ میرے والد ماجد کے چچازاد بھائی ہونے کی حیثیت سے میرے چچا ہوتے تھے۔ عمر میں مجھ سے کم تھے اور چند کتابیں میرے سامنے کھولنے کی وجہ سے وہ اپنے کو میرا شاگرد سمجھتے اور کہتے تھے لیکن خداوند سبحانہ وتعالیٰ نے جو حقیقی علم اور عملی کمالات اُنکو دیئے تھے وہ ہمیشہ میرے لئے غبطہ کا سبب ہوتے تھے۔ آخرین لمحۂ حیات میں جو حالات اُنہیں پیش آئے اُن کو دیکھکر بڑوں بڑوں کو غبطہ ہوتا ہے۔ اس مسافر آخرت کی موت و حیات درحقیقت ایک مؤثر وعظ ہے اسی لئے اس کے بعض اجزاء قلم بند کئے گئے۔

آپ غالباً ۱۳۵۲ھ میں دارالعلوم دیوبند کے نصاب تعلیم سے اعلیٰ کامیابی کے ساتھ فارغ ہوئے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو اُس جماعت کے ساتھ ملحق فرمایا جن کے متعلق ارشاد ہے:۔

إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ — ہم نے انکو ایک مخصوص فضیلت کیساتھ خاص کر دیا ہے یعنی آخرت کی یاد

اسی لئے زمانہ طالب علمی میں ہی علم کے ساتھ عمل کا شوق اُن کی ہر حرکت سے ظاہر ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں علوم عربیہ کے عظیم الشان مشغلہ کے ساتھ قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا۔ اور عالم جید ہونے سے پہلے جید حافظ ہو گئے اور فارغ ہونیکے بعد دن رات کا مشغلہ قرآن کریم تھا۔ تجوید حاصل کرنے کے لئے مرادآباد کا سفر کیا۔ ایک مدت تک وہاں رہ کر اس فن کی تکمیل کی۔

غالباً ۱۳۵۴ھ میں مدرسہ امدادیہ مرادآباد میں عربی مدرس کی حیثیت سے علوم عربیہ کی خدمت کرنے لگے۔ ۱۳۵۶ھ کے

شعبان میں مدرسہ کی تعطیل پر وطن ہوا تو معلوم ہوا کہ موصوف حرارت خفیف وغیرہ میں مبتلا تھے۔ علاج شروع ہوا، طاقت روز بروز جواب دے رہی تھی مگر تمام نمازیں یہاں تک کہ تراویح برابر مسجد میں حاضر ہو کر ادا کرتے۔

اوائل ذی قعدہ میں جب بالکل ہی چلنے سے عاجز ہو گئے اور طبیبوں نے چلنے کی مشقت سے تاکید رو کا تو گھر میں نماز پڑھنی شروع کی گھر میں رہ کر ذکر و تلاوت کی اور فرصت مل گئی۔ اس حالت میں تقریباً سترہ روز گذرے ۱۸ ذیقعدہ یوم جمعہ کی صبح کو احقر حاضر ہوا تو رات بھر کی بے چینی اور بے خوابی سے سخت تکلیف تھی مگر مجھ سے کہا کہ الحمد للہ طبیعت اچھی ہے کچھ سینے میں سوزش ہے۔ طبیب ڈاکٹر جو اس وقت آئے ہوئے تھے سب نے حالت نازک بتلائی۔ احقر سے ہمیشہ اس کے خواہشمند ہوتے تھے کہ کوئی چیز پڑھنے کیلئے بتادوں۔ میں نے اس وقت کہا کہ جس وقت سکون ہو اور طبیعت چاہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھا کرو۔ عصر کے قریب بار بار متلی ہونے لگی کہ اتنی فرصت نہ ملتی تھی کہ جس میں نماز ادا کریں۔ مجھے بلا کر مسئلہ پوچھا کہ میں اسوقت معذورین کے حکم میں داخل ہوں یا نہیں۔ میں نے اطمینان دلایا کہ تم معذور ہو اسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہو۔ اس وقت تک وہ اسی عالم کے مشاہدہ میں تھے اور ارادہ کیا کہ متلی سے کچھ سکون ہو تو نماز ادا کروں۔ لیکن اتنی ہی دیر میں دوسرے عالم کا مشاہدہ ہونے لگا۔ بعد مغرب جو احقر پہنچا تو حاضرین نے بیان کیا کہ کچھ دیر سے حواس میں اختلال ہے اور ہزیان کی باتیں کر رہے ہیں لیکن احقر داخل ہوا تو اچھی طرح پہچان کر مسرت کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ میرے سر پر ہاتھ رکھدو اور دعا پڑھ دو اور حضرت میاں صاحب (سیدی وسندی حضرت مولانا اصغر حسین صاحب دامت برکاتہم محدث دار العلوم دیوبند) سے میرا سلام کہدیجئے اس کے بعد ہی شیطان رجیم سے مناظرہ شروع ہوا اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اس کا سلسلہ احقر کی موجودگی میں جاری رہا۔ اسی سلسلہ میں مجھے خطاب کر کے کہا کہ یہ مردود مجھے عصر کے وقت سے تنگ کر رہا ہے۔

اب معلوم ہوا کہ حاضرین جس کلام کو ہزیان سمجھ رہے تھے وہ بھی اس مردود کے ساتھ خطاب تھا۔ مرحوم کی ہمشیرہ جو پاس موجود تھی اور دوسرے بہت سے مرد و عورت جو پاس تھے ان کا بیان ہے کہ مغرب سے پہلے کچھ دیر جو جمعہ کے روز بہت سی روایات و آثار کے اعتبار سے قبولیت دعا کی گھڑی ہے اول مختصر سی وصیت اپنی دو دن کی قضا شدہ نمازوں کے متعلق کی۔ اور پھر بہت گڑگڑا کر تضرع و زاری کے ساتھ حق تعالیٰ سے دعا شروع کی کہ "اے میرے پروردگار میں بہت بدعمل روسیاہ ہوں ساری عمر معاصی و غفلتوں میں گذاری ہے میں تجھے کس طرح منہ دکھاؤں لیکن تیرا ہی ارشاد ہے سبقت رحمتی علی غضبی۔ یعنی تیری رحمت تیرے غضب پر سبقت لیجاتی ہے اس لئے میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں" یہ تضرع و زاری کی دعا اس شان سے ہوا کہ عام حاضرین پر رقت طاری تھی دعا کا سلسلہ ختم نہ ہوا تھا کہ باآواز بلند کہا کہ میں تیمم کروں گا ہمشیرہ نے مٹی کا ڈھیلا سامنے کر دیا تیمم کرتے ہی کہنا شروع کیا کہ مردود تجھے اب بتلاؤں گا تو مجھے حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کرنا چاہتا ہے میں کبھی مایوس نہیں ہوں مجھے اس کی رحمت سے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس کے رحمت کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ میں ضرور جنت میں جاؤں گا تو ایک موٹی سی کتاب لیکر اسوقت مجھے بہکانے آیا ہے خبیث تجھے اسلئے یہ جرأت ہوئی کہ میں سترہ روز سے مسجد میں نہیں گیا مگر میری غیر حاضری خدا کے حکم سے تھی۔

اس کے بعد آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ تک پڑھی اور آگے وکذٰلک ننجی المؤمنین پڑھنا چاہتے تھے کہ زبان کو لکنت ہوئی تو پھر بہت زور سے بار بار پڑھا وکذٰلک ننجی المؤمنین وکذٰلک ننجی المؤمنین اور شیطان سے خطاب کرکے کہا کہ مردود تو یہ بھلانا چاہتا ہے میں اسکو نہیں بھول سکتا۔ یہ آیت مجھے حضرت میاں صاحب سلمہٗ[1] نے بتلائی اور مولوی محمد شفیع صاحب نے بتلائی ہے اور پھر بار بار بلند آواز سے اس جملہ وکذٰلک ننجی المؤمنین کو پڑھا کہ کمرہ گونج اٹھا۔

یہ باتیں میرے پہنچنے سے پہلے پہلے ہو چکی تھیں جنکو حاضرین نے اختلال حواس سمجھا تھا مگر میرے پہنچنے پر اچھی طرح پہچان کر خوش ہوئے اور دعا کی درخواست اور حضرت میاں صاحب مدظلہم کو سلام عرض کرنیکی وصیت وغیرہ سے صاف ظاہر ہوا اس وقت بھی اختلال حواس نہ تھا بلکہ عدو اللہ ابلیس لعین کو دیکھکر اس سے مقابلہ کر رہے تھے۔ چنانچہ میرے حاضر ہونیکے بعد مجھ سے کہا کہ یہ مردود مجھے عصر کے وقت سے تنگ کر رہا ہے میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی تلقین کی تو بلند آواز سے اس کو پڑھا اور کہا کہ خبیث اب تجھے بتلاؤں گا تو مجھے بہکانے آیا ہے لا الٰہ الا اللہ میرے دل میں گڑا ہوا ہے۔ اللہ اللہ میری رگ رگ میں بسا ہوا ہے حاضرین میں سے کسی نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا تو اسکو پڑھ کر کہا کہ آگے کیوں نہیں کہتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) منہ سے خون کی قے جاری تھی اور جب اس سے ذرا فرصت ملتی تو کبھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) پورا پورا آواز بلند پڑھتے تھے اور کبھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کبھی لا الٰہ الا انت سبحانک الآیۃ۔ اور کبھی شیطان سے خطاب کرکے کہتے کہ خبیث تو گیا نہیں۔ کبھی مجھ سے خطاب کرکے کہتے کہ اس کو ماروں؟ اس کو نکال دوں؟

اس وقت اس چھ ماہ کی مدت کے مریض کی حالت یہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کشتی لڑنے کو کھڑا ہو جاویگا۔ ایک مرتبہ کہا کہ تو نے سمجھا ہوگا کہ یہ نازک وقت ہے اس وقت بہکا دوں۔ دیکھ اب میرے بدن پر حرارت آگئی ہے میں اب تجھے بتلاؤں گا۔ اس کے بعد کہا کہ یہ بہت سے آدمی کھڑے ہیں (وہاں سامنے کھڑے ہونے والے تو صرف دو تھے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے نظر آئے پھر غالباً فرشتوں سے خطاب کرکے کہا کہ بس اب تو اللہ میاں کے یہاں لے چلو۔

الغرض اسی قسم کی گفتگو کا سلسلہ عشاء کے بعد تک جاری رہا جس میں بار بار پورا کلمہ طیبہ پڑھتے رہے۔ بالآخر ساڑھے نو بجے شب کو اس مسافر آخرت نے اپنی منزل طے کرلی۔

حق تعالیٰ پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس ولی اللہ کی برکات سے محروم نہ فرماویں۔ آمین۔

یہ ایک موت ہے کہ ہزاروں حیات اس پر قربان ہیں۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اور عام مسلمانوں کو حسن خاتمہ کی دولت سے مشرف فرمادے۔ آمین۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ مدرس دار العلوم دیوبند ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ

[1] وفات کے دو چار روز پہلے حضرت میاں صاحب دامت برکاتہم عیادت کیلئے تشریف لیگئے تھے غالباً حضرت نے بھی انکو اس آیت کا ورد بتلایا ہوگا ۱۲ منہ

مرثیہ بر وفات حسرت آیات

مولانا محمد نعیم صاحب دیوبندی مشتمل بر اشعار وعظ و عبرت

از احقر محمد شفیع عفا اللہ عنہ

کون اٹھتا ہے آج عالم سے — پارہ پارہ ہے کیوں جگر غم سے
خون روتا ہے کیوں افق سر شام — سینہ شق ہے یہ کس کے ماتم سے

حادثہ یہ کوئی عظیم نہ ہو
یہ کہیں رحلتِ نعیم نہ ہو

آہ وہ عاشقِ کلام اللہ — عالم و فاضل و ولی اللہ
دیکھ کس شان سے ہوا رخصت — بزباں لا الٰہ الا اللہ

وہ محمد نعیم خوش انجام
ہے نعیم مقیم جس کا مقام

اس کا پہلا سبق تھا نام حق — ورد تھا ہر گھڑی کلامِ حق
پس دم واپسین فضل خدا — صاف پہنچا اسے سلامِ حق

درس عبرت تھی اک حیات نعیم
قابلِ رشک ہے وفات نعیم

تھا جو ہر وقت وردِ قرآنی — اور شیطاں سے بغض پنہانی
آخری وقت بھی ہوا غالب — حزب شیطاں پہ مرد حقانی

حزب شیطان تھا جو کام اس کا
کام اسی پر ہوا تمام اس کا!

جس کی امداد پر ہوا حنان.. — کیا بگاڑے گا اس کا یہ شیطان
ہے اسی کی مدد سے بیڑا پار — ورنہ کیا چیز ہے ضعیف انسان

دل کے کانوں سے سن لے غفلت کیش
یہی منزل تجھے بھی ہے درپیش

اک کتاب عبر یہ عالم ہے — سبق آموز ابن آدم ہے
کہیں جشن و طرب کے ہنگامے — کہیں بزم عزا و ماتم ہے

ہر تغیر ہے غیب کی آواز!
ہر تجدد میں ہیں ہزاروں راز

عبرتوں کے سبق ہیں لیل و نہار — اور شام و پگاہ کی تکرار
کہیں تاراج کن ہے فصلِ خزاں — کہیں رعنائیوں پہ فصلِ بہار

ہر تغیر یہ عین حکمت ہے
اس میں مستور دستِ قدرت ہے

کل جہاں جشن تھا تماشا تھا — شور رقص و سرود برپا تھا!
آج ملتا نہیں نشاں اتنا — کون تھا کس جگہ تھا اور کیا تھا

ذرّہ ذرّہ میں ہے جہاں کے عیاں
آیت کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان

کوئی حاکم ہے اور کوئی محکوم — کوئی ظالم ہے اور کوئی مظلوم
مال و دولت میں ہے کوئی مخمور — کوئی نانِ جویں سے بھی محروم

کوئی آقا ہے اور کوئی مزدور
کوئی گمنام اور کوئی مشہور

کہیں زینت میں مست ہے دلہن — کہیں میّت کا سِل رہا ہے کفن
ہے کہیں محفلِ سرود و طرب — کہیں مصروفِ غم ہیں مرد و زن

یہ تغیّر یہ سارے شادی و غم
زلفِ محبوب کے ہیں پیچ و خم

ہے کوئی تخت کے بنانے میں — کوئی تختہ پہ ہے نہانے میں
کوئی لہو و طرب میں ہے مخمور — کوئی روتے میں اور رُلانے میں

تجھ کو معلوم ہے یہ سب کیا ہیں
ان میں مخفی پیامِ رب کیا ہیں

کچھ خبر ہے یہ صبح و شام ہیں کیا — ان میں تیرے لئے پیام ہیں کیا
غور سے سُن کہ عمر کے ایام — بے کلامی میں خوش کلام ہیں کیا

ہر گھڑی کہہ رہی ہے بے تاویل
اُٹھ کہ اب بج چکا ہے کوسِ رحیل

سو رہا ہے تو کیسا وقتِ پگاہ — قافلہ چل دیا ہے حال خانہ تباہ
اے مسافر یہ وقت خواب نہیں — پڑھ کے اٹھ لا الٰہ الا اللہ

تیری پونجی ہے برف کی سی مثال
بہہ رہی ہے جو ہر نفس ہر حال

فکرِ ماضی میں کھو نہ فرصتِ حال — وقت ہے اب بھی سنبھال اپنا مآل
ہے ابھی قدرتِ عمل باقی — اور قبضہ میں اُن کا استقلال

ان سے حاصل رضائے حق کرلے
بہرِ حق یاد یہ سبق کرلے!

اے خدا ہم کو چشم عبرت دے　　اور ہر ما سوا سے نفرت دے
اب تو اپنی ہی بس محبت دے　　آخرت کے لئے بصیرت دے
دل صد پارہ تیری منزل ہو!
اب تو حاصل رضائے کامل ہو
شغل دے اب فقط عبادت کا　　ذوق ایمان کی حلاوت کا
فکر دنیا سے اب نجات ملے　　شوق ہو بس تری اطاعت کا
تو ہی توفیق دے دعا کی بھی!
اور تکمیل مدعا کی بھی!!
سیدھے رستے پہ بس چلا ہم کو　　کید شیطان سے بچا ہم کو
زندگی ہو تو بس عبادت میں　　ساتھ ایماں کے پھر اٹھا ہم کو
جب[۱] دم واپسیں ہو یا اللہ
لب پہ ہو لا الٰہ الا اللہ

تاریخ انتقال پُرملال مولانا قاری محمد نعیم صاحب دیوبندی طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ!

(از مولانا محمد عبد الحمید صاحب مدظلہ، ساکن موضع کوی شریف)

ہاں بنال اے خامہ از درد ملال　　کز موت والدش گشتہ ہلال!
خواہرش پرساں زام خویش حال　　سوختہ خونِ جگر افشاں بخال
اُمّت حنان از فراقش بے قرار　　یا اخی گویاں بحالت سوگوار
مزد عمر و محنت شبہائے جیم　　اُمت حناں را بُد ایں قاری نعیم
برنخوردہ رفت از باغِ شباب　　سوز ہجرش کرد دلہا را کباب
لیک بدر ہجر بدر آں را کند　　راز افزونی بہ کاہیدن بود
از توجہ مولوی اصغر حسین　　دیو را دربند کرد آں نور عین
واں عزیز حق کہ بُد پیر نعیم　　کرد از تیغ ید اللہش دو نیم
قید کردش در کمند دیو بند　　شادماں شد آں نعیم مستمند
لاجرم شد سال ترحیلِ نعیم　　در حضورِ خالق از فضل عظیم

[۱] یہ شعر کسی قدیم بزرگ کا ہے۔ مناسب سمجھ کر اس میں تضمین کی گئی ۱۲ منہ۔

ہر قسم کی درسی غیر درسی مذہبی تاریخی کتابیں
ملنے کا پتہ:- مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی) انڈیا

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256